کراچی واپسی سے قبل تمام ڈاکٹروں اور عیادت کے لئے آنے والے تمام حضرات کے لئے دعائیں کیں قیام کراچی کے آخری ایام میں ڈاکٹروں کا مشورہ تھا کہ حضرت مدظلہ کو مغرب کے قریب تبدیلی آب و ہوا کے لئے ہسپتال سے باہر لے جایا جائے۔ چنانچہ ان ایام میں حضرت مدظلہ نے دار العلوم کراچی اور جامعۃ العلوم بنوری ٹاؤن میں تھوڑی تھوڑی دیر کیلئے تشریف لے گئے اور وہاں حضرت مفتی الاعظم مولانا مفتی محمد شفیع اور شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف بنوری قدس سرہ کے مزارات پر فاتحہ خوانی فرمائی، اسی طرح ایک دن مغرب کے وقت مولانا حسین احمد حقانی کے ہاں سوات کالونی اور ایک دن مولانا قاری عبدالباعث حقانی خطیب جامع مسجد قدسیہ ناظم آباد کے ہاں تشریف لے گئے اور وہاں ناظرہ تک کی عبور معتقدین سے کچھ دیر تک خطاب بھی فرمایا۔
"ناظرہ" تک کی "عبوری تعلیم" مکتب ...ش پر مدنی مسجد کیماڑی میں ایک دن تشریف لے گئے اور بعد از عشاء قرآن خوانی کے ... نصائح سے نوازا۔ ایک دن مولانا اقبال اللہ حقانی کی دعوت پر ان کے مدرسہ معین آباد لانڈھی کراچی میں بھی قدم رنجہ فرمایا۔ حضرت کے مخلص خادم جناب ایوب ماموں صاحب بھی مغرب کے وقت مکان پر لے گئے اور احقر کے والدین کی خواہش پر غریب خانہ کو بھی قدوم مبارکہ سے مشرف فرمایا۔ مولانا سلیم اللہ فاروقی مدظلہ حضرت کے زمانہ دیوبند کے خاص تلامذہ میں سے ہیں ان کی دعوت اور خواہش پر ایک دن ان کے مدرسہ جامعہ فاروقیہ میں مغرب کی نماز پڑھی اور طلبہ و اساتذہ کے ایک بڑے مجمع کو اپنی دعاؤں سے نوازا۔

دعائے مغفرت کی اپیل | ۲۲ر اپریل ۱۹۷۹ء حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے عم محترم جناب عبدالرحمان کاکا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہو گیا۔ نماز جنازہ میں دار العلوم کے طلبہ اساتذہ اور شہر و بیرون شہر کے مسلمانوں نے شرکت کی مرحوم جناب خلیل الرحمان صاحب و جناب قاری حبیب الرحمان صاحب فاضل حقانیہ کے والد بزرگوار تھے، تمام قارئین سے دعائے مغفرت و رفع درجات کی اپیل کی جاتی ہے۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی دار العلوم میں آمد | طویل سفر اور علالت کے بعد ۲۳ر جمادی الثانیہ کو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ دار العلوم تشریف لائے اس موقعہ پر ضعف و علالت کے باوجود طلبہ کی خواہش پر دار الحدیث میں جلوہ افروز ہوئے پورا ہال اساتذہ اور طلبہ سے بھر گیا تھا اور حضرت کے زمانۂ تدریس کا منظر لوٹ آیا تھا۔ اس موقع پر دورۂ حدیث کے طلباء نے تبرکاً ترمذی شریف کے ابتدائی اور آخری چند ابواب کی تلاوت کی اور سماعاً شرف تلمذ حاصل کیا۔ حضرت مدظلہ نے اس موقعہ پر مختصر خطاب بھی فرمایا جو الحق میں شائع ہوگا۔ حضرت کی قدرے صحت اور دار العلوم آمد کی خوشی میں مولوی محمد ادریس ایم۔ اے شیر گڑھ اور مولوی فضل عظیم دیردی شرکاء دورۂ حدیث نے حضرت کی خدمت میں پشتو اور عربی سپاسنامے پیش کئے۔ حضرت کی دعا پر مجلس اختتام پذیر ہوئی۔

٭٭٭٭

شفیق فاروقی

مدیر الحق کا سفر کوئٹہ

فضلاء حقانیہ کوئٹہ کی علمی خدمات

جناب مولانا سمیع الحق صاحب جو قومی کمیٹی برائے اصلاح مدارس عربیہ کے رکن ہیں۔ ۲۲ اپریل کو قومی کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کیلئے بذریعہ طیارہ کوئٹہ پہنچے اور ۲۳-۲۴ اپریل کو بلوچستان یونیورسٹی کے کمیٹی روم میں کمیٹی کے اجلاسوں میں شرکت کی اور مدارس کے تحفظ آزادی اور علمی معیار کے دفاع کے سلسلہ میں اپنا نقطہ نظر پیش کرتے رہے۔ اس دوران کمشنر بلوچستان، جناب وائس چانسلر بلوچستان یونیورسٹی جناب چیف سیکرٹری بلوچستان اور بورڈ آف ریونیو وغیرہ کی طرف سے قومی کمیٹی کے ارکان کے اعزاز میں دئے گئے استقبالیہ تقریبات میں بھی شرکت کی۔ بلوچستان کے چپہ چپہ قریہ قریہ میں دارالعلوم کے مستفیدین علماء اور فضلاء دارالعلوم حقانیہ کی ایک بڑی تعداد موجود ہے۔ جو شاید پاکستان کے تمام خطوں سے بڑھ کر ہے۔ خود کوئٹہ شہر میں فضلاء حقانیہ کی ایک بڑی جماعت دین اور دینی علوم کی خدمت اور اشاعت میں مصروف ہے۔

مولانا کی تشریف آوری کی جہاں جہاں اطلاع پہنچی فضلاء دارالعلوم پہنچنے لگ گئے اور مولانا نے کمیٹی کی مصروفیات کے علاوہ ان دو تین دنوں میں فضلاء حقانیہ کے قائم کردہ مدارس عربیہ، اداروں اور کوئٹہ کے دیگر اہم مدارس کی دعوت پر مختصر وقت کے لئے وہاں قدم رنجہ فرمایا۔ کوئٹہ کے اہل خیر تاجر حاجی آدم خان صاحب قندھاری بازار جو دارالعلوم کے قدیم اور نہایت مخلص فضلاء میں سے ہیں، دیگر فضلاء کی طرح خلوص و محبت میں پیش پیش رہے۔ ۲۴ اپریل کو آپ نے مولانا کی خدمت میں ایک نہایت پر تکلف عشائیہ جس میں کوئٹہ کے علماء فضلاء اور معززین کی ایک بڑی تعداد شریک تھی۔

۲۴ اپریل ہی کی شام کو ۴ بجے بعض فضلائے حقانیہ مولانا آغا محمد صاحب مولانا نخبۃ اللہ صاحب قاری محمد اسلم صاحب نے کوئٹہ و مضافات کے فضلاء کو مدعو کیا یہاں ایگل روڈ کی جامع مسجد میں ان فضلاء حقانیہ کی طرف سے ایک مختصر استقبالی تقریب ہوئی۔ مولانا قاری محمد اسلم صاحب حقانی نے موجود فضلاء کی طرف سے

سپاسنامہ پیش کیا جس میں اپنی مادر علمی کی عظمت و احترام کا بھرپور اعتراف اور خراج تحسین موجود تھا۔

جواب میں مولانا سمیع الحق صاحب نے جامع اور مؤثر خطاب فرمایا جس میں بلوچستان کے چپہ چپہ میں فضلاء حقانیہ کی علمی و دینی سرگرمیوں پر خدا کا شکر ادا کیا گیا تھا۔ آپ نے کہا کہ دارالعلوم حقانیہ درحقیقت اپنے فضلاء ہی سے عبارت ہے۔ آپ میں سے ہر فرد اپنے اپنے مقام پر گویا دارالعلوم حقانیہ ہے۔ اور ہر ایک قابل فخر، آپ کی خدمات دارالعلوم کی خدمات ہیں، آپ نے فضلاء حقانی کو دیگر عظیم علمی و تعلیمی اداروں کے فضلاء کی طرح اپنی ایک تنظیم سے وابستہ ہونے پر زور دیا اور فضلاء نے بھی علمی دینی تعلیمی اور مسلک و مشرب کے دفاع ترویج و تحفظ، حقانی برادری کی باہمی الفت و ارتباط کیلئے تنظیم فضلاء دارالعلوم حقانیہ قائم کرنے کو ضروری قرار دیا، چنانچہ مجلس کے اختتام میں کوئٹہ و مضافات کا قیام عمل میں لایا گیا اور حسب ذیل عہدیدار منتخب کئے گئے:

مولانا نور محمد صاحب حقانی، پشتون آباد نیو کوئٹہ	صدر
مولانا آغا محمد جامع مسجد انیگل روڈ کوئٹہ	نائب صدر
مولانا سید نخبۃ اللہ صاحب۔	سیکرٹری
مولانا قاری عبدالشکور صاحب ہنداوڑک کوئٹہ۔	جنرل سیکرٹری
مولانا قاری محمد اسلم حقانی صاحب	ناظم نشر و اشاعت
حاجی مولانا آدم خان صاحب قندہاری بازار	خزانچی

اس تقریب میں شریک جن فضلاء حقانیہ کے نام اور پتے احقر نوٹ کر سکا ہے وہ حسب ذیل ہیں، رواروی میں کچھ نام درج نہیں ہو سکے جس کے لئے معذرت خواہ ہوں بہت سے فضلاء ایسے ہیں جن کو حضرت مولانا کی آمد کی اطلاع نہ مل سکی یا اس تقریب کا بروقت علم نہیں ہو سکا۔

اسم گرامی	پتہ	سنہ فراغت
۱۔ مولانا آغا محمد صاحب	خطیب جامعہ مسجد انیگل روڈ۔ کوئٹہ	سنہ ۹۰ھ
۲۔ مولانا نیک محمد صاحب شیروانی۔	ضلع کوئٹہ نفری لین چھاؤنی خطیب وران ہٹ مسجد چھاؤنی	سنہ ۹۰ھ
۳۔ مولانا عبدالطور صاحب،	ضلع پشین تحصیل پشین امام موضع گل محمد	سنہ ۷۰ھ
۴۔ مولانا سلطان محمد شاکر	ضلع پشین بندر روڈ معرفت مولا محمد شاہ پشین بازار	سنہ ۹۲ھ
۵۔ مولانا محمد عثمان غنی (مدرس)	مدرسہ جامع العلوم ہنہ وڑک۔ کوئٹہ	سنہ ۹۷ھ
۶۔ مولانا نور محمد صاحب	مہتمم مدرسہ دارالعلوم پشتون آباد، نیو کوئٹہ	سنہ ۸۹ھ

۷۔ مولانا وزیر محمد صاحب مدرس مدرسہ دار العلوم پشتون آباد۔ نیو کوئٹہ ۹۷ھ

۸۔ مولانا محمد گل صاحب۔ ضلع پشین تحصیل گلستان ڈاک خانہ قلعہ عبداللہ ۹۵ھ

۹۔ مولانا عبداللہ صاحب ابن حاجی محمد حسن صاحب مہتمم مدرسہ عین العلوم اسلامیہ۔ کوئٹہ ۹۴ھ

۱۰۔ مولانا عبیداللہ صاحب مدرس مدرسہ جامع العلوم للتعبیہ ہنہ وڑک۔ کوئٹہ ۸۹ھ

۱۱۔ مولانا عبدالرحیم صاحب حقانی مدرس مدرسہ عربیہ دار العلوم قاسمیہ دیبا روڈ کوئٹہ ۹۸ھ

۱۲۔ مولانا خان محمد صاحب خطیب مسجد عثمانیہ شالدرہ روڈ کوئٹہ ۹۸ھ

۱۳۔ مولانا عبدالمنان مدرس مدرسہ چمن پھاٹک۔ مولانا عبدالعزیز صاحب مرحوم۔ کوئٹہ ۹۸ھ

۱۴۔ مولانا عبدالاحد صاحب قندھاری مدرس مدرسہ مظہر العلوم شالدرہ روڈ۔ کوئٹہ ۹۸ھ

۱۵۔ مولانا عبدالرحمٰن مہتمم شاہ زمان روڈ مدرسہ رحمانیہ کوئٹہ ۹۸ھ

۱۶۔ مولانا شیر علی صاحب مدرس مدرسہ جامع العلوم للتعبیہ ہنہ وڑک۔ کوئٹہ ۹۴ھ

۱۷۔ مولانا عبدالظاہر صاحب مدرس مدرسہ مظہر العلوم شالدرہ۔ کوئٹہ ۹۶ھ

۱۸۔ مولانا عبدالشکور صاحب امام و مدرس مسجد حاجی سید محمد۔ ہنہ وڑک۔ کوئٹہ ۹۷ھ

۱۹۔ مولانا نور محمد صاحب مدرس کلی شالو مدرسہ منبع العلوم۔ کوئٹہ

۲۰۔ مولانا محمد علی صاحب مدرس مدرسہ دار العلوم قاسمیہ نورک، گلستان ضلع پشین

۲۱۔ مولانا غلام نبی گلستان، قلعہ لاجبر ضلع پشین

۲۲۔ مولانا آغا محمد مہتمم دار العلوم اسلامیہ۔ لورالائی۔ بلوچستان (شعبۂ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک)

۲۳۔ مولانا شبیر علی صاحب شبیدزئی سیداں، ضلع پشین۔ بلوچستان۔

۲۴۔ مولانا گل محمد صاحب مدرس مدرسہ دار العلوم قاسمیہ۔ نورک سلیمان خیل بلوچستان۔

۲۵۔ مولانا محمد اسلم حقانی مدرس مدرسہ عربیہ مرکزی تجوید القرآن، سرکی روڈ۔ کوئٹہ

۲۶۔ مولانا حاجی آدم خان صاحب تاجر قندھاری بازار۔ کوئٹہ۔

۲۷۔ مولانا عبدالرحیم افغانی۔ مدرسہ قاسمیہ ارباب غلام علی روڈ۔ دیبہ۔ کوئٹہ

۲۸۔ مولانا محمد شاہ صاحب ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍

۲۹۔ مولانا جان محمد صاحب مدرس مدرسہ مظہر العلوم شالدرہ کوئٹہ۔ ۹۱ھ

۳۰۔ مولانا عبدالمنان صاحب مدرسہ پشتون آباد نیو کوئٹہ ۹۸ھ

۳۱۔ مولانا عبدالروف صاحب مدرس مدرسہ کوچلاک قریہ سنزر خیلہ ضلع و تحصیل کوئٹہ ۹۱ھ

۳۲۔ مولانا فیض اللہ صاحب کفایت جنرل اسٹور پل مشن روڈ ۔ کوئٹہ
۳۳۔ مولانا فیصل خطیب و مدرس ہنہ اوڑک ۔ سنگرنی کوئٹہ
۳۴۔ مولانا سید بخت اللہ مہتمم دارالعلوم ہاشمیہ سرکی روڈ۔ کوئٹہ ۔
۳۵۔ مولانا سید صفوۃ اللہ " " " "
۳۶۔ مولانا عبدالحق صاحب ، شالدرہ ، کوئٹہ۔ شمارہ ۷۹
۳۷۔ مولانا داد محمد صاحب مہتمم مدرسہ عین العلوم میکانگی روڈ کوئٹہ
۳۸۔ مولانا عبدالحلیم صاحب خانوزئی درلسور تحصیل پشین ۔
۳۹۔ مولانا عبدالسلام صاحب خروٹ وزیر محمد روڈ۔ کوئٹہ ۔

اجتماعات و مدارس میں ۲۵ر اپریل کی شام ساڑھے چار بجے کے جہاز سے کوئٹہ سے کراچی واپسی تھی اور مولانا کے ساتھ صرف یہی دن تھا، فضلائے حقانیہ کے مدارس اور دیگر مرکزی مدارس کوئٹہ کی دعوت پر تھوڑے تھوڑے اوقات کے پروگرام پر اس طرح تقسیم کیا گیا، جہاز کی روانگی تک دس گیارہ مدارس کے معائنہ استقبالیہ تقریبات اور جوابی تقریر کی بنا پر یہ دن نہایت مصروف دن تھا۔

صبح آٹھ بجے مولانا عبدالغفور صاحب مہتمم اور مولانا عبدالرحیم حقانی مدرس (جو جناح ہسپتال کراچی میں حضرت کی طویل خدمت کی سعادت حاصل کر چکے تھے) کی دعوت پر آپ مدرسہ قاسمیہ ارباب غلام علی روڈ۔ دیبا کوئٹہ تشریف لے گئے طلبہ و اساتذہ و اراکین منتظر تھے مدرسہ کے معائنہ کے بعد اساتذہ و منتظمین کے ساتھ چائے کی مجلس میں شرکت کی۔ یہاں سے آپ ساڑھے آٹھ بجے مدرسہ عین العلوم میکانگی روڈ کوئٹہ گئے جس کے مہتمم مولانا داد محمد صاحب دارالعلوم حقانیہ کے فارغ التحصیل اور نہایت مخلص عالم ہیں طلبہ و اساتذہ کے اجتماع میں آپ نے علم کی فضیلت اور طلباء کے مقام و مرتبت پر مختصر تقریر کی۔ ساڑھے نو بجے آپ مدرسہ مطلع العلوم شالدرہ کوئٹہ میں تشریف لے گئے جو کوئٹہ کے مرکزی مدارس میں سے ہے۔ اور اس کے مہتمم حضرت مولانا عبدالغفور صاحب بلوچستان کے نہایت قابلِ احترام علماء میں سے ہیں، طلباء اور اساتذہ کی ایک بڑی جماعت سے مولانا عبدالغفور صاحب کے استقبالیہ کلمات کے بعد جناب مدیر صاحب نے مؤثر عالمانہ خطاب کیا۔ اور مدرسہ کا سرسری معائنہ کیا۔

ساڑھے دس بجے آپ مولانا نور محمد صاحب فاضل دارالعلوم حقانیہ کی دعوت پر ان کے قائم کردہ مدرسہ دارالعلوم پشتون آباد فاروق روڈ نیو کوئٹہ گئے، مولانا نور محمد صاحب نے محبت و عقیدت سے بھرپور سپاسنامہ پیش کیا اور مدیر صاحب نے جواب میں دینی مدارس کے طلباء و اساتذہ کے باہمی رشتۂ احترام و عقیدت اور اس سلسلہ میں اکابر کے واقعات ادب و عظمت پر روشنی ڈالی اور مدرسہ کی ترقی و استحکام کی دعا کی اور اسے دارالعلوم حقانیہ

کا قابلِ فخر شاخ قرار دیا۔

گیارہ بجے جمعیۃ الطلباء اسلام کوئٹہ کی دعوت پر مدرسہ عربیہ دارالعلوم رحیمیہ سرکی روڈ کوئٹہ جانا ہوا۔ یہاں کے مہتمم حضرت مولانا عبدالستار شاہ صاحب بزرگ علماء میں سے ہیں جمعیۃ الطلباء اسلام کے سرگرم اور پرجوش کارکنوں کیطرف سے سپاسنامہ پڑھا گیا اور مولانا نے جواب میں طلباء علوم دینیہ کے فرائض اور حالات کی نزاکت کی روشنی میں ذمہ داریوں اور مدارس دینیہ کی حکومت کی ہر قسم مداخلت سے آزاد رکھنے پر روشنی ڈالی اور جمعیۃ الطلباء اسلام کے پورے ملک میں عظیم کردار کو خراجِ تحسین پیش کیا۔

ساڑھے گیارہ بجے مختصر وقت کے لئے سرکی روڈ کوئٹہ پر واقع دارالعلوم ہاشمیہ میں قدم رنجہ فرمایا جسے دارالعلوم کے دو قابلِ فخر فاضل متدین اور سادات گھرانہ کے دو قابلِ احترام بھائیوں مولانا سید نخبۃ اللہ اور مولانا سید صفوۃ اللہ نے قائم کیا ہے دونوں بھائی اپنے ملک میں اعلیٰ خدمات میں مصروف ہیں۔

مولانا قاری غلام نبی صاحب بلوچستان کے استاذ القراء میں سے ہیں، نہایت متقی باثر عالم ہیں آپ نے مرکزی تجوید القرآن کے نام سے ایک وسیع دینی مدرسہ قائم کیا ہے۔ شاندار مسجد دارالاساتذہ، اساتذہ کے مکانات، وسیع صحن اور مطبخ اور بے شمار طلباء کے لحاظ سے مدرسہ امتیازی حیثیت رکھتا ہے، دارالعلوم حقانیہ کے سرگرم اور مخلص فاضل مولانا قاری محمد اسلم صاحب حقانی بھی تدریس اور انتظامات میں سرگرم رہتے ہیں ان حضرات کی دعوت پر مولانا سمیع الحق صاحب بارہ بجے یہاں تشریف لائے یہاں جامعہ اشرفیہ لاہور کے مولانا عبید اللہ صاحب بھی پہلے سے موجود تھے، استقبال کے بعد مسجد کے وسیع ہال میں مولانا سمیع الحق صاحب نے مدرسہ کا شکریہ ادا کیا اور طلبہ سے جامع اور مؤثر خطاب ہوا، تقریب کے آخر میں طلبہ کیطرف سے مولانا محمد داؤد شاہ صاحب سابق متعلم دارالعلوم حقانیہ برادر شمس الدین شہید مرحوم نے مولانا کی خدمت میں پرخلوص سپاسنامہ پیش کیا جس میں حضرت شیخ الحدیث اور اپنی مادر علمی دارالعلوم حقانیہ اور ماہنامہ الحق کے ساتھ اپنے گہرے تعلق کا اظہار کیا گیا تھا۔

ایک بجے آپ کو کوئٹہ کے مضافات میں نہایت سرسبز اور تفریحی مقام ہنہ اوڑک کے مدرسہ للھیہ کی دعوت میں پہنچنا تھا، راستہ میں آپ سرکی روڈ ہی پر واقع مولانا محمد یعقوب صاحب کی دعوت پر ان کے مدرسہ جامع رشیدیہ تدریس القرآن میں تھوڑی دیر کے لئے قدم رنجہ فرمایا اور مدرسہ کی عمارت دیکھی۔

ڈیڑھ بجے مدرسہ للھیہ ہنہ اوڑک جہاں کئی حضرات فضلاء دارالعلوم حقانیہ مصروف تدریس بھی تھے، پہنچے، سیب کے باغات میں گھری ہوئی مسجد کے صحن نورانی متشرع فضلاء و دیگر علماء و مشائخ سے بھری ہوئی تھی ۱۵۔۲۰ منٹ خطاب کے بعد آپ نے ان حضرات کے ظہرانہ میں شرکت کی۔ ساڑھے تین بجے ائیرپورٹ جاتے

ہوئے ایرپورٹ کے راستہ میں واقع عیدگاہ کلی شابو چمن روڈ کے مدرسہ منبع العلوم میں تھوڑی دیر کیلئے رکنا تھا چنانچہ یہاں کئی علماء اور عام مسلمان آپ کے منتظر تھے جمعیۃ الطلباء اسلام بلوچستان کے مرکزی ناظم مولانا محمد قاسم صاحب اس مدرسہ کے مہتمم اور مولانا سمیع الحق کے اس پروگرام کے محرک تھے۔ یہاں بھی دارالعلوم کے فضلاء مصروف تدریس تھے، چائے کی تقریب کے بعد آپ ائرپورٹ پہنچے اور فضلاء و علماء کوئٹہ کی ایک بڑی تعداد نے آپکو الوداع کہا۔

اس سے قبل ۲۴ اپریل کو قومی مدارس کی میٹنگ میں شمولیت سے قبل آپ نے حضرت مولانا عبدالواحد صاحب ناظم جمعیۃ العلماء اسلام بلوچستان کی دعوت پر ان کے مدرسہ مطلع العلوم روڈ میں تشریف لے گئے یہ مدرسہ حضرت مولانا عرض محمد صاحب شہید فاضل دیوبند کا قائم کردہ اور بلوچستان کے اہم اور مرکزی مدارس میں سے ہے۔ طلباء اور اساتذہ کی معقول تعداد مصروف تدریس ہے۔ مولانا عرض محمد صاحب مرحوم کے بعد اس کا نظم مولانا عبدالواحد صاحب موصوف اور مرحوم کے جواں سال سرگرم اور فعال فرزند مولانا حسین احمد صاحب ناظم اطلاعات جمعیۃ العلماء بلوچستان کے ہاتھ میں ہے۔

مولانا حسین احمد اور مولانا عبدالواحد صاحب جمعیۃ کے سرگرم زعماء میں سے ہیں اور یہ سب حضرات کوئٹہ کے دینی علمی سیاسی اور سماجی کاموں میں پیش پیش رہتے ہیں مولانا حسین احمد صاحب ۲۵ اپریل کے سارے پروگراموں میں ائرپورٹ تک مولانا سمیع الحق کے ساتھ رہے اور اسی طرح کئی اکابر فضلاء و علماء بھی اللہ تعالیٰ سب کو اس اخلاص و محبت کا اجر عطا فرمادے۔ یہاں کی تقریباً تمام اہم تقریبات اور اجتماعات میں مولانا سمیع الحق نے اس بات پر خاص طور سے زور دیا کہ بلوچستان جس پر عالمی طاقتوں کی نظریں لگی ہوئی ہیں اور اس کے پڑوس افغانستان میں کمیونزم کا سیلاب مسلط ہوچکا ہے اور لادینی نظریات کے وطن دشمن اور اسلام دشمن لوگ موقع کی تاک میں ہیں۔ ایسے حالات میں علماء کرام اور مدارس کی اولین ذمہ داری ہے کہ بلوچستان کو اسلام کا آہنی حصار اور مضبوط قلعہ بنا دیں کہ اس خطہ کی حفاظت پر برصغیر اور پاکستان کے باقی حصوں کی حفاظت منحصر ہے، اسی طرح آپ نے مدارس کے طلباء کی باہمی عظمت و احترام اور محبت کو برقرار رکھنے پر زور دیا، یہاں ہر موقع پر مولانا سمیع الحق صاحب کو اندرون صوبہ کے مقامات پر جانے کی دعوت دی گئی، وقت کی کمی کی وجہ سے آپ نے کسی اور موقعہ پر تفصیلی دورہ کرنے کا وعدہ کیا ان تین چار ایام میں کوئٹہ کے مقامی اخبارات جنگ اور مشرق نے مولانا کے پروگراموں اور تقاریب میں شمولیت پر مفصل خبریں شائع کیں جس پر یہ اخبار شکریہ کے مستحق ہیں۔